

4

شعبہ بینکاری کی لچکداری

اس تجزیے میں استعمال ہونے والا دباؤ کا منظرنامہ معاشی اور مالی حالات کی پیش گوئی نہیں ہے۔ یہ تجزیہ ایک فرضی، قابل فہم غیر متوقع خطرے کے تعین پر مبنی ہے جسے معاشی حالات میں فرضی بگاڑ کے حالات میں بینکاری کے شعبے کی لچکداری کو جانچنے کے لیے خصوصی طور پر وضع کیا گیا ہے۔ بیس لائن منظرنامے اور دباؤ کے منظرناموں کے تحت شعبہ بینکاری کی ادائیگی قرض کی صلاحیت مشکلات سے دوچار ہونے کے باوجود تین سال کی مدت کے دوران ملکی ضوابطی نشانے سے خاصی زائد رہتی ہے۔ نظامیاتی لحاظ سے اہم بینکوں کی سرمایہ جاتی بفرز خاصی بلند سطح پر ہیں اور توقع ہے کہ وہ تجزیے کی مدت میں مفروضہ دھچکوں کو برداشت سکتے ہیں۔ اسی طرح امید ہے کہ درمیانے اور چھوٹے حجم کے بینک بھی دھچکوں کے مقابلے میں لچکدار رہیں گے۔ تاہم بیس لائن منظرنامے کے تحت قرضوں کی نمو پست لیکن مثبت رہی ہے۔ دباؤ کے منظرنامے میں قرضوں کی نمو کم رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، حتیٰ کہ ان میں منفی نمو کو درج کیا گیا ہے۔ اجناس کی عالمی منڈیوں اور کلی مالی حالات کے بارے میں پائی جانے والی بے یقینی کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے مسلسل ابھرتی ہوئی صورت حال پر کڑی نظر رکھی ہوئی ہے اور مالی استحکام کی حفاظت کے لیے درکار تمام اقدامات کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔



4 شعبہ بینکاری کی لچکداری

4.1 عمومی جائزہ اور منظر نامے کا ڈیزائن

زیر ضابطہ کاری اداروں کی لچکداری کی پیمائش کے لیے اسٹیٹ بینک باقاعدگی سے میعاد دہاؤ کی جانچ¹ کی سیریز منعقد کرتا ہے، جس میں بیرونی فریقوں کے لیے دہاؤ کی جامع سالانہ جانچ² (ایم ایس ٹی) کی مشق بھی شامل ہوتی ہے۔ دہاؤ کی جامع جانچ کے تحت بیس لائن اور دہاؤ کے منظر ناموں میں بینک کی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر قرض، مارکیٹ اور آپریشنل خطرات کے اثرات کی پیمائش کی جاتی ہے۔ دہاؤ کی جامع جانچ کی مشق کی پیش گوئی کی مدت تین برس ہے۔

جامع دہاؤ کی جانچ دو مفروضاتی منظر ناموں پر مشتمل ہوتی ہے جن میں بیس لائن یا معمول کا کاروبار (ایس صفر) اور دہاؤ (ایس 1) شامل ہیں۔ پیش گوئی کی مدت 2024ء کی پہلی سہ ماہی تا 2026ء کی چوتھی سہ ماہی تک محیط ہے۔ ایک متحرک بیلنس شیٹ فرض کی گئی ہے جس میں مفروضاتی منظر ناموں کے تحت کلی مالی خطرے کے عوامل کے محرکات کی بنیاد پر قرضوں اور ان کی نابدہنگی کی شرحوں کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ جبکہ، ادائیگی قرض کی صلاحیت کے لیے قرض گاری جزدان اور غیر فعال قرضوں (این پی ایلز) کی تخمینہ شدہ سستوں کو ضوابطی سرمایہ اور خطرہ بہ وزن اثاثوں کا تخمینہ لگانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ خصوصاً ضوابطی سرمایہ اور خطرہ بہ وزن اثاثے قرضوں، مارکیٹ اور آپریشنل خطرات سے متاثر ہوتے ہیں۔ ویکٹر آؤری گریسو (وی اے آر) ماڈلز کے مجموعے کو استعمال کرتے ہوئے پیش گوئیاں حاصل کی جاتی ہیں۔ نظام کی سطح کی جانچ کے علاوہ بین شعبہ جاتی تنوع کو بھی سائز یعنی چھوٹے، درمیانے اور بڑے بینکوں کے لحاظ سے بینکاری کے شعبے کے مختلف اجزاء کے لیے معلوم کیا جاتا ہے۔

4.2 بیس لائن منظر نامہ (ایس صفر)

2023ء کی پہلی ششماہی میں طویل مدتی ساختی کمزوریوں کے ساتھ ملک کے خطرے کے پریمیم اور اقتصادی عاملین کے احساسات کو لگنے والے دھچکوں کا امتزاج دشوار کلی معاشی ماحول پر متج ہوتا ہے۔ ان دھچکوں کا محرک بننے والے عوامل میں سیاسی بے یقینی کی بلند سطح اور ایک ایسے وقت میں آئی ایم ایف کے استحکام پروگرام کا تعطل ہے، جب زرمبادلہ کے ذخائر ٹخلی سطح پر ہوں۔ 2022ء کی تیسری سہ ماہی میں آنے والے سیلاب کے مؤخر اثرات اور ناکافی مالیاتی یکجائی بھی مہنگائی کو بڑھانے میں کردار ادا کرتی ہے۔³ مذکورہ جیلنجوں کے نتیجے میں ملکی معیشت کو مہنگائی اور کرنسی کی قدر گرنے کی تاریخی لحاظ سے بلند سطح جیسے مسائل کے ساتھ حقیقی جی ڈی پی کی نمو میں تیزی سے کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔⁴

تاہم 2023ء کی دوسری ششماہی میں معاشی ماحول میں بہتری آ جاتی ہے۔ بیرونی شعبے کی مثبت پیش رفتوں میں آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی، ملک کے خطرے کے پریمیم میں خاصی کمی، جاری کھاتے میں سالانہ بنیادوں پر فاضل، زرمبادلہ کے ذخائر میں بہتری اور مستحکم شرح مبادلہ شامل ہیں۔ حقیقی شعبے کی پیش رفتوں میں کاروباری اعتماد میں بہتری، بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ میں بحالی کی علامات اور مہنگائی میں کمی شامل ہیں۔ اس پس منظر میں بیس لائن منظر نامے ایس صفر کو عالمی اور ملکی خطرے کے عوامل سے متعلق تین اہم مفروضات کے گرد تشکیل دیا گیا ہے۔

¹ اسٹیٹ بینک مختلف طرز فکر کا اطلاق کرتا ہے یعنی اوپر نیچے، نیچے اوپر؛ مختلف طریقے جیسے حساسیت اور کلی دہاؤ کی جانچ اور ماڈل کا مجموعہ۔ اس وقت اسٹیٹ بینک دہاؤ کی جانچ کے رہنما اصولوں کے متعلق ایف ایس ڈی کے سرکلر نمبر 01 برائے 2020ء کے تحت وضع کیے ہوئے دہاؤ کی جانچ کے نظام پر عملدرآمد کرتا ہے۔

² ایم ایس ٹی کو خطرے کے تجزیے کا ایک اہم آلہ سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اس سے مستقبل بین انداز میں نقصان دہ کلی معاشی پیش رفتوں کے حالات میں مالی اداروں کی دھچکے جذب کرنے کی صلاحیت کی پیمائش کی جاتی ہے۔

³ باب 1 میں 2023ء کے دوران عالمی اور ملکی پیش رفتوں کا مختصر احوال بیان کیا گیا ہے۔

⁴ حقیقی جی ڈی پی کی نمو مالی سال 22ء کے 6.2 فیصد سے گر کر مالی سال 23ء میں 0.2 فیصد پر آگئی۔ 2023ء کے دوران سال بسال مہنگائی اور قدر میں کمی بالترتیب 29.7 فیصد اور 19.7 فیصد رہی۔

نئی حکومت کثیر فریقی فنانشنگ بحال کرنے اور مستحکم پالیسی ماحول میں معاشی اصلاحات کرنے کے قابل ہو جائے گی۔۔۔

اول، ایس صفر میں فرض کیا گیا ہے کہ نیا حکومتی اتحاد استحکام لائے گا جو آئی ایم ایف کے نئے پروگرام کے تحت کثیر فریقی فنانشنگ کا تسلسل یقینی بنانے میں معاون ثابت ہو گا، جس کا دارومدار کسی حد تک مالیاتی اور ریاستی ملکیت کی انٹرپرائزز کے شعبوں میں معاشی اصلاحات کے نفاذ پر ہے۔ مزید برآں، ملکی استحکام کی موجودگی کے ساتھ کثیر فریقی قرضوں کی دستیابی سے احساسات میں بہتری آئے گی، ملکی کرنسی مستحکم ہوگی اور بتدریج معاشی بحالی کی راہ ہموار ہو سکے گی۔ تاہم مفروضہ کثیر فریقی فنڈنگ کے انتظامات کے تحت مالیاتی نظم و ضبط اور جاری مہنگائی کے ماحول میں محتاط زرعی پالیسی کے سبب جی ڈی پی کی نمو میں تیزی سے بحالی کا امکان نہیں ہے۔

مالیاتی یکجائی کے اقدامات کے سبب سرکاری قرضے قابو میں اور شرح مبادلہ مستحکم رہے گی۔۔۔

دوسرا، منظر نامے میں فرض کیا گیا ہے کہ آئی ایم ایف کے نئے پروگرام کے تحت مالیاتی یکجائی کے اقدامات کے نفاذ کی وجہ سے مالیاتی خسارہ قابل انتظام رہے گا۔ دوسری جانب، کثیر فریقی رقوم کی آمد کی بحالی سے اعتماد بڑھنے، خطرے کے پریمیم میں کمی اور شرح مبادلہ کے مستحکم رہنے کا امکان ہے۔ ان دونوں مفروضات کی بنیاد پر سرکاری قرضہ جس میں 28.4 فیصد اضافہ ہوا، اس کے قابو میں رہنے کی توقع ہے۔ تاہم، گردشی قرضے میں اضافے کو قابو میں رکھنے کے لیے گردشی قرضے کے انتظام کے منصوبے برائے مالی سال 24ء کے تحت توانائی کے ٹیرف اور بجلی کے زراعت پر نظر ثانی کے ساتھ دیگر مالیاتی اقدامات سے قیمتوں پر اضافے کا دباؤ فرض کیا گیا ہے۔

اجناس کی عالمی قیمتوں کے بڑی حد تک مستحکم رہنے کی توقع ہے۔۔۔

آخر میں، غذا اور توانائی کی عالمی قیمتیں جو وبا کے بعد معاشی بحالی کے حالات میں روس یوکرین تنازع کے باعث بڑھ گئی تھیں، 2023ء میں خاصی کمی کے بعد مستحکم سطح پر آ گئیں۔ عالمی پیش گوئیوں اور تیل کے مستقبل کے معاہدوں کے بعد منظر ناموں میں فرض کیا گیا ہے کہ 2025ء میں معمولی کمی سے قبل تیل کی قیمتیں 2024ء میں مستحکم رہیں گی۔ جہاں تک غذا کا تعلق ہے تو اس کی رسد کے سازگار حالات کا نتیجہ عالمی غذائی قیمت کے اشاریے میں تقریباً 5 فیصد کمی پر منتج ہو سکتا ہے۔⁵

بیس لائن منظر نامے میں دودگر عوامل کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ پہلا، عالمی حدت کے مقابلے میں پاکستان کی ضرر پذیری کے پیش نظر معتدل پیمانے کے ماحولیات سے متعلق واقعات پیش گوئی کی مدت کے دوران معاشی نقصانات پر منتج ہو سکتے ہیں۔⁶ منظر نامے میں فرض کیا گیا ہے کہ اوسط سطح کا سیلاب معاشی سرگرمی پر کسی حد تک اثر انداز ہو کر غذائی مہنگائی میں اضافے کے عارضی وقفوں کا باعث بن سکتا ہے۔ دوسرا، عالمی جغرافیائی اور معاشی تقسیم اور اس کے نتیجے میں عالمی تجارت اور پیداواریت میں سست رفتاری کے نتیجے میں امکان ہے کہ ملکی معیشت کو بیرونی رقوم کے بہاؤ پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

نتیجتاً، نمو میں بتدریج بحالی فرض کی گئی ہے، جبکہ مہنگائی کا دباؤ ممکنہ طور پر مستحکم لیکن یکجائی پر مبنی پالیسی ماحول میں کم ہونے کا امکان ہے۔۔۔

اس تناظر میں، ایس صفر میں مالی سال 24ء میں جی ڈی پی میں تقریباً 2.5 فیصد اور مالی سال 25ء میں 2.8 فیصد نمو فرض کی گئی ہے۔ تاہم عالمی اور ملکی معاشی ماحول میں مفروضہ مثبت پیش رفتوں کے باعث مالی سال 26ء کے دوران جی ڈی پی کی نمو میں 4.0 فیصد اضافہ متوقع ہے (شکل 4.1)۔ مزید برآں، سال بسال اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی مالی سال 24ء اور مالی سال 25ء میں بالترتیب 25.1

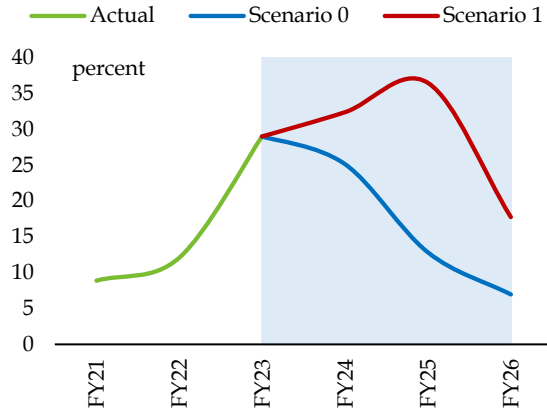
⁵ عالمی بینک اجناس کی منڈیوں کے امکانات اپریل 2024ء۔

⁶ جرمن وائچ نے پاکستان کو ان ممالک کے زمرے میں شامل کیا ہے جو قدرتی آفات سے بار بار متاثر ہوتے ہیں، اور طویل مدتی ماحولیاتی خطرے کے انڈیکس میں اس کی درجہ بندی 8 ویں نمبر پر رکھی ہے۔ گلوبل کلائمیٹ رسک انڈیکس (سی آر آئی) 2021ء۔ جرمن وائچ۔

شعبہ بینکاری کی چکداری

مبادلہ پر دباؤ ڈال سکتی ہے۔ کثیر فریقی رقوم کی آمد کی عدم موجودگی میں دو طرفہ سرکاری کے ساتھ ساتھ نجی رقوم کی آمد میں مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں یا پھر یہ مہنگی ہو سکتی ہیں۔

شکل 4.2: مہنگائی



Source: SBP Staff Calculations

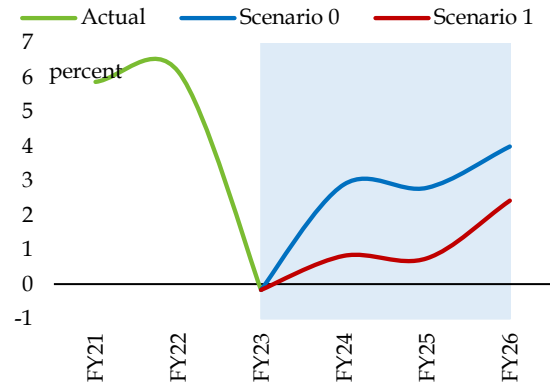
ماحولیاتی تبدیلی سے متعلق بلند شدت کے واقعات سے معیشت کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔۔۔

ماحولیاتی خطرے سے متعلق واقعات کی تاریخ کو مد نظر رکھتے ہوئے، جس پر پچھلے باب میں بحث ہو چکی ہے، ایس ون میں فرض کیا گیا ہے کہ انتہائی شدت کے ماحولیاتی واقعات پیش گوئی کی مدت کے دوران معاشی نقصانات کا باعث بن سکتے ہیں۔ ماحول سے متعلق ایک واقعہ پیش گوئی کی مدت کے پہلے سال میں فرض کیا گیا ہے، مثلاً، 2022ء جیسی بارشوں اور سیلاب کا اعادہ۔

جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی میں اضافہ عالمی اجناس کی قیمتیں متاثر کر سکتا ہے۔۔۔

ایس ون منظر نامے میں مشرق وسطیٰ اور مشرقی یورپ کے جغرافیائی تنازعات کے تسلسل کو فرض کیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں غذائی اشیاء اور تیل کی قیمتیں بڑھنے سے غذائی اشیاء اور توانائی کی عالمی منڈیوں میں فوری منفی رسد دھچکے کی وجہ سے عالمی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً، ایس ون میں فرض کیا گیا ہے کہ آخر مالی سال 24ء تک تیل کی اوسط قیمت بڑھ کر 98 ڈالر فی بیرل ہو

شکل 4.1: حقیقی جی ڈی پی کی نمو



Source: SBP Staff Calculations

فیصد اور 12.8 فیصد کی بلند سطح پر رہ سکتی ہے۔ مالی سال 26ء کے دوران مہنگائی میں 7.0 فیصد نمو فرض کی گئی ہے (شکل 4.2)۔

4.3 مفروضاتی دباؤ کی جانچ کا منظر نامہ (ایس ون)

ایس ون کو عالمی اور ملکی خطرے کے عوامل کے حوالے سے درج ذیل مفروضات کے گرد تشکیل دیا گیا ہے۔

ملکی بے یقینی اقتصادی اصلاحات کی سست رفتار پر منتج ہو سکتی ہے۔۔۔

مالیاتی شعبے خصوصاً توانائی کے شعبے اور ریاستی ملکیت کی انٹرپرائزز کو درپیش طویل مدتی ساختی مسائل حل کرنے کے لیے معاشی اصلاحات ضروری ہیں۔ ایس ون میں فرض کیا گیا ہے کہ سیاسی لاگت کی وجہ سے اقدامات نہ کرنے یا ان میں مزاحمت اصلاحاتی ایجنڈے کی رفتار کو سست کر سکتی ہے۔ معاشی اصلاحات میں تاخیر یا تعطل طویل مدت میں معیشت کی پیداواریت اور قلیل مدت میں استحکام پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

یہ صورت حال کثیر فریقی قرضوں میں تاخیر کا باعث بن سکتی ہے۔۔۔

معاشی اصلاحات میں فرضی سست رفتاری کی وجہ سے کثیر فریقی ذرائع سے رقوم کی باسہولت آمد کے امکانات پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ زرمبادلہ کی بفرز کی چٹائی سطح کے پیش نظر یہ صورت حال خطرے کے پریمیم میں اضافہ اور شرح

سکتی ہے، جبکہ پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک یہ بتدریج کمی کے بعد 83 ڈالر فی بیرل پر آجائے گی۔⁷

4.4 دباؤ کی جانچ: نظام کی سطح

(الف) قرضہ جاتی خطرے پر اثرات

دباؤ کی جامع جانچ کے نتائج کی مشق سے نشانہ ہی ہوتی ہے کہ ایس صفر منظر نامے میں خام غیر فعال قرضوں کا تناسب (جی این پی ایل آر)⁸ پیش گوئی کی تین سالہ مدت کے دوران بلند سطح پر رہنے کا امکان ہے (شکل 4.3)۔ بتدریج بحالی کے باوجود قرضہ ناندہنگی تناسب میں اضافے کی وضاحت دو عوامل سے ہو سکتی ہے۔ پہلا، ماضی قریب میں جی ڈی پی کے تیزی سے سست رفتار ہونے کے رد عمل میں ابتدائی طور پر قرضوں میں کمی کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ قدر نما کے ایسے اثر سے خام غیر فعال قرضوں کے تناسب میں اضافے کی وضاحت ہوتی ہے۔ تاہم، پیش گوئی کے دوسرے نصف حصے میں قرضوں کی نمو مثبت ہو جاتی ہے، اور اس کا نتیجہ پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک خام غیر فعال قرضوں کے تناسب میں معمولی کمی کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔ ایس صفر منظر نامے کے تحت مالی سال 24ء تا مالی سال 26ء کے دوران قرضوں میں 3.0 فیصد سے زائد نمو کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

دوسرا، ماضی قریب کے معاشی چیلنجوں کے مؤثر اثرات مثلاً، معاشی سرگرمی میں سست رفتاری، مہنگائی کی بلند سطح اور بلند شرح سود کا نتیجہ غیر فعال قرضوں کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ جس کی وجہ سے خام غیر فعال قرضوں کا تناسب 7.6 فیصد کی موجودہ سطح سے بڑھ کر 12.3 فیصد کی بلند سطح تک پہنچنے کے بعد 2026ء میں پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک 11.6 فیصد پر آ جاتا ہے۔

دوسری جانب، مفروضاتی دباؤ کے منظر نامے ایس ون کے تحت اجناس کی بلند قیمتوں اور ملکی رسدی دھچکوں کے حالات میں تیزی سے معاشی سست رفتاری فرض کرنے کی وجہ سے اثاثہ جاتی معیار کے اظہار کے سمت اوپر کی جانب ہے۔ قرضوں کی نمو بھی خاصی متاثر ہو سکتی ہے۔ ایس ون کے تحت پیش گوئی کی مدت میں قرض گاری کے جزدان میں اوسطاً 2.3 فیصد سکڑاؤ فرض کیا گیا ہے۔

-- حالات کے باعث مہنگائی بڑھنے سے عالمی مالی حالات میں سختی کا تسلسل ضروری ہو گا

عمومی مہنگائی کے عالمی اظہار کے کمی کے رجحانات ظاہر کرتے ہیں اور ترقی یافتہ ممالک کی زری پالیسی شروحوں میں نرمی کا امکان ہے۔ تاہم، اجناس کی قیمتوں میں مفروضہ اضافے کے ساتھ مہنگائی کے ٹھہراؤ کا نتیجہ عالمی سطح پر مہنگائی کی بلند سطح کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ صورت حال انٹرسٹ ریٹس میں متوقع تاخیر کی متقاضی ہو سکتی ہے اور ”طویل مدت تک بلند“ منظر نامے پر منتج ہو سکتی ہے۔ لہذا، ایس صفر میں فرض کیا گیا ہے کہ قلیل مدت میں مالی حالات سخت ہو سکتے ہیں، جس سے پاکستان سمیت ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم ڈی ایز) کے لیے قرضوں کا حصول بے حد مہنگا اور دشوار ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ حالات ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں کی مقامی کرنسیوں پر دباؤ میں اضافے کا باعث اور سرمائے کے فرار پر منتج ہو سکتے ہیں۔

مختصر یہ کہ پیش گوئی کی مدت میں ملکی معیشت کو مسلسل مہنگائی کی بلند سطح کا سامنا ہو سکتا ہے --

نتیجتاً، مالی سال 24ء اور مالی سال 25ء کے دوران حقیقی معیشت میں بالترتیب 0.4 فیصد اور 0.8 فیصد نمو فرض کی گئی ہے، جبکہ مالی سال 26ء میں نمو 2.4 فیصد کی سطح کو چھو لے گی (شکل 4.1)۔ ایس ون کے تحت ملک میں جاری مہنگائی کے رجحان کے معمول پر آنے کو روکنے کے لیے مضر رسدی دھچکوں کو فرض کیا گیا ہے۔ لہذا، مالی سال 24ء اور مالی سال 25ء کے دوران عمومی مہنگائی کو بالترتیب 32.4 فیصد اور 36.5 فیصد پر فرض کیا گیا ہے۔ تاہم، فرض کیا گیا ہے کہ مالی سال 26ء میں مہنگائی بتدریج کمی کے ساتھ 17.8 فیصد پر آجائے گی (شکل 4.2)۔

⁷ متعلقہ بیس لائن مفروضات مالی سال 24ء کے آخر تک 82.4 ڈالر فی بیرل اور پیش گوئی کی مدت کے اختتام پر 70 ڈالر فی بیرل ہیں۔

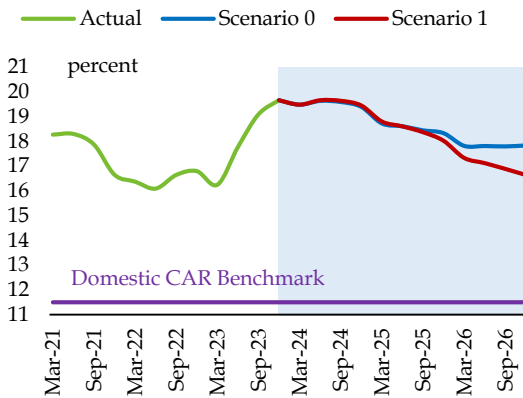
⁸ جی این پی ایل آر = خام غیر فعال قرضے ÷ خام قرضے۔

شعبہ بینکاری کی چکداری

رکھے ہوئے ہے۔ دوسرا، کووڈ 19 کے دوران عائد ہونے والی 100 بی پی ایس کی سرمایہ جاتی تحفظ کی بفر کو ابھی واپس نہیں لیا گیا، جس سے بینکوں کو اضافی سیالیت دستیاب ہو جاتی ہے۔ تیسرا، مفروضہ پالیسی ریٹ میں رد و بدل کی صورت حال میں بحیثیت مجموعی قیمتوں کے دوبارہ تعین کا سازگار فرق دباؤ کے حالات میں مزید کشن فراہم کرتا ہے۔ آخر میں، شعبہ کا تاریخی رویہ یہ رہا ہے کہ وہ اپنے اثاثہ جاتی جزدان کو دوبارہ متوازن بنانے کے لیے انہیں پر خطر نئی شعبے کے قرضوں کی جگہ خطرے سے پاک ٹریژری سرمایہ کاریوں پر منتقل کر دیتا ہے۔¹⁰

مزید برآں، بینک بالعموم قرض گاری کی ایک قدرے قدامت پسند حکمت عملی اختیار کرتے ہیں اور ایسے قرض گیروں کو قرض دینے کو ترجیح دیتے ہیں جن کی قرضہ جاتی ساکھ بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ کئی معاشی دھچکوں کو سہنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہوں۔

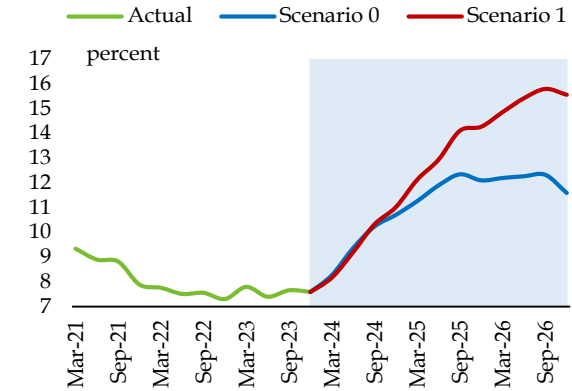
شکل 4.4: نظام کی سطح کی شرح کفایت سرمایہ



Source: SBP Staff Calculations

نادہندگی کی شرح 15.8 فیصد کی بلند سطح تک پہنچ جاتی ہے، اور پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک بلند سطح پر رہتی ہے (شکل 4.3)۔

شکل 4.3: نظام کی سطح کے خام غیر فعال قرضوں کا تناسب



Source: SBP Staff Calculations

ب) ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثرات

ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثرات کی پیمائش بینکاری نظام کی شرح کفایت سرمایہ (سی اے آر) سے کی جاتی ہے۔⁹ دونوں منظر ناموں میں بینکاری نظام کی شرح کفایت سرمایہ گر جاتی ہے۔ بیس لائن منظر نامے میں شرح کفایت سرمایہ اپنی 19.7 فیصد کی موجودہ سطح سے آخر 2026ء تک 183 بی پی ایس تک کم ہوتی ہے۔ تاہم، دباؤ کے منظر نامے میں یہ اپنی موجودہ سطح سے 303 بی پی ایس تک گر جاتا ہے (شکل 4.4)۔

یہ ایک مثبت امر ہے کہ دونوں منظر ناموں میں پیش گوئی کی پوری مدت کے دوران بینکاری کی صنعت اپنی شرح کفایت سرمایہ کو 11.5 فیصد کی کم از کم مقامی ضوابطی شرط اور 10.5 فیصد کے عالمی نشانے سے بلند سطح پر برقرار رکھتی ہے۔

حقیقی معیشت میں مفروضہ سست رفتاری کی خاصی سطح کے باوجود بینکاری کے شعبے کی چکداری کی وضاحت دو حقائق سے کی جاسکتی ہے۔ پہلا، بینکاری کا شعبہ پہلے ہی 11.5 فیصد کے ضوابطی نشانے سے 817 بی پی ایس زائد سرمایہ جاتی بفر کو برقرار

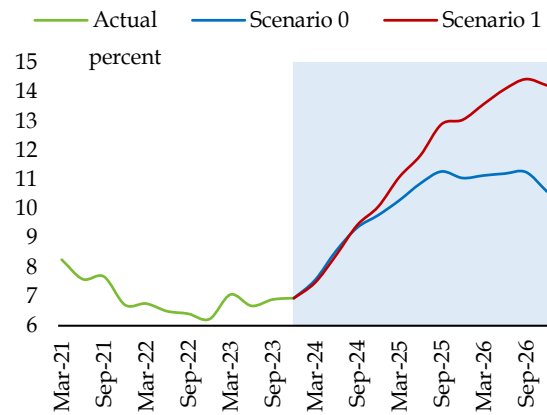
⁹ شرح کفایت سرمایہ = اہل سرمایہ ÷ خطرہ بہ وزن اثاثے۔

¹⁰ بینکوں کے مجموعی اثاثوں کے مقابلے میں سرکاری شعبے کے قرضے کا حصہ آخر 2022ء کے 55.81 فیصد سے بڑھ کر آخر 2023ء میں 60.56 فیصد تک پہنچ گیا۔

4.5 نتائج بینکاری اجزاء کے بین شعبہ جاتی محرکات

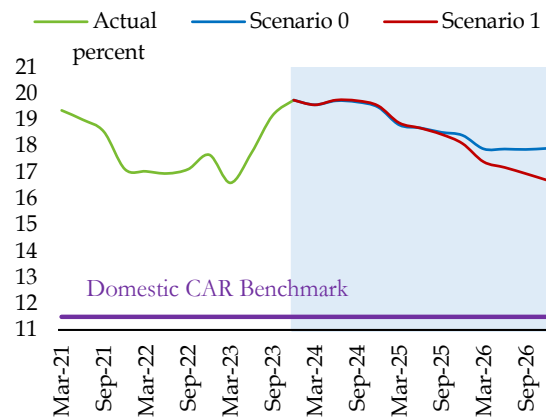
نظام کی سطح کے خطرے کے تجزیے کے مطابق بینکاری اجزاء (چھوٹے، درمیانے اور بڑے حجم کے بینکوں) ¹¹ کے افیکشن تناسب کا بھی الگ سے تخمینہ لگایا گیا ہے۔ بینکاری کی صنعت کے اس پہلو کو یہ جانچنے کے لیے شامل کیا گیا ہے کہ بین شعبہ جاتی تنوع کس طرح مختلف قسم کے معاشی خطرات کے مقابلے میں بینکوں کی یکجہ کاری پر اثر انداز ہوتا ہے۔

شکل 4.5: بڑے بینک: خام غیر فعال قرضوں کا تناسب



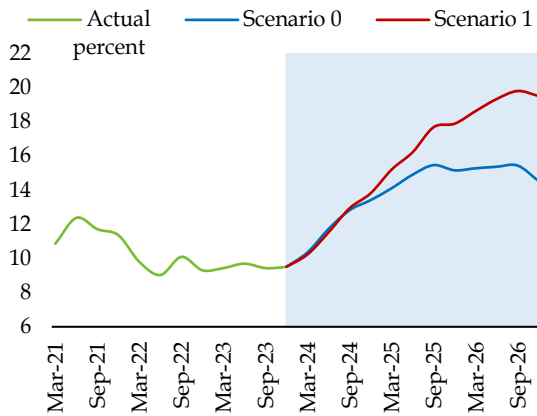
Source: SBP Calculations

شکل 4.6: بڑے بینک: شرح کفایت سرمایہ



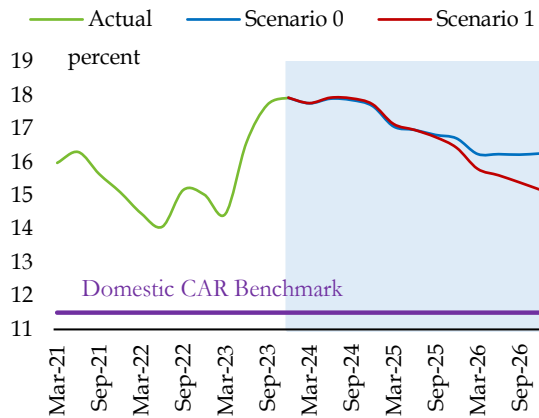
Source: SBP Calculations

شکل 4.7: درمیانے بینک: خام غیر فعال قرضوں کا تناسب



Source: SBP Calculations

شکل 4.8: درمیانے بینک: شرح کفایت سرمایہ

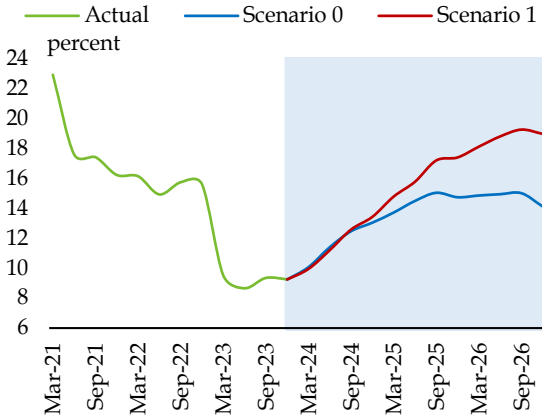


Source: SBP Calculations

خام غیر فعال قرضوں کے تناسب کے لیے غیر فعال قرضوں اور خام قرضوں کی نظام کی سطح کی پیش گوئیوں کو دسمبر 2023ء تک بینکاری نظام کے مجموعی قرضہ جزدان کے ہر جز کے حصے کی بنیاد پر متناسب انداز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اسی طرح، سرمائے کو بھی جزی کی سطح کی شرح کفایت سرمایہ اخذ کرنے کے لیے متناسب طور پر بھی تقسیم کیا گیا ہے۔

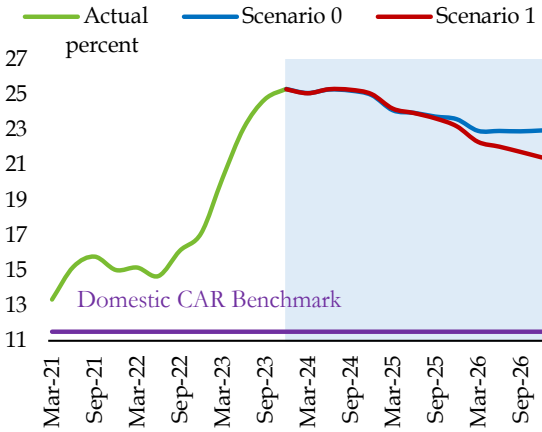
¹¹ یہ زمرہ ہندی بیلنس شیٹ پوزیشن کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ وہ بینک جن کے اثاثوں کا پورے شعبہ بینکاری میں حصہ 70 پر سینکڑوں سے زائد ہے، انہیں 'بڑے' بینک کہا جاتا ہے، جبکہ 30 پر سینکڑوں سے نیچے کے بینکوں کی زمرہ ہندی 'چھوٹے' بینکوں کے طور پر کی جاتی ہے۔ ان دونوں حدود کے درمیان آنے والے بینکوں کو 'درمیانے حجم کے بینکوں' کے زمرے میں شامل کیا جاتا ہے۔

شکل 4.9: چھوٹے بینک: خام غیر فعال قرضوں کا تناسب



Source: SBP Calculations

شکل 4.10: چھوٹے بینک: شرح کفایت سرمایہ



Source: SBP Calculations

ایس صفر اور ایس ایک منظر نامے میں ان کے شرح کفایت سرمایہ کی سطح کم از کم ضوابطی تقاضے (11.5 فیصد) سے 476 بی پی ایس اور 367 بی پی ایس زائد رہتی ہے۔ اگرچہ بڑے اور چھوٹے بینکوں کے زمروں کے مقابلے میں ان کے نابدستگی کے تناسبات بلند اور دھچکے سے قبل کی سرمایہ بفرز کم ہیں، تاہم، درمیانے حجم کے بینک بھی سرمائے کی خاصی بفرز رکھتے ہیں اور دباؤ کے منظر نامے کے تحت مفروضہ دھچکوں کا سامنا کر سکتے ہیں۔

(الف) بڑے بینک

ایس صفر منظر نامے کے تحت بینکاری شعبے کے اثاثوں میں 76.7 فیصد حصہ رکھنے والے سب سے بڑے بینکوں کے جز کے خام غیر فعال قرضوں کے تناسب میں اس کی موجودہ 6.9 فیصد سطح سے آخر 2026ء تک 365 بی پی ایس کا اضافہ دیکھنے میں آتا ہے۔ تاہم، ایس ون منظر نامے کے تحت انفیکشن کے تناسب میں اضافہ کچھ زیادہ ہے: پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک 729 بی پی ایس (شکل 4.5)۔ بیس لائن منظر نامے میں شرح کفایت سرمایہ میں 183 بی پی ایس کمی ہوتی ہے اور دباؤ کے منظر نامے میں پیش گوئی کی مدت تک یہ اپنی 19.7 فیصد کی موجودہ سطح سے 304 بی پی ایس تک کم ہو جاتی ہے (شکل 4.6)۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایس صفر اور ایس ون منظر ناموں کے تحت شرح کفایت سرمایہ مقامی نشانیوں سے بالترتیب 641 بی پی ایس اور 520 بی پی ایس بلند سطح پر رہتی ہے۔

عمومی طور پر بڑے بینک تجزیے کی مدت کے دوران دباؤ برداشت کرنے کی اچھی پوزیشن میں ہیں۔ اس پیکاری کے پیچھے کارفرما اہم عامل بڑے بینکوں کو دستیاب بلند سرمایہ جاتی بفرز ہیں۔ علاوہ ازیں، اپنی وسیع تر رسائی کی بدولت عام طور پر ان بینکوں کی فنڈز کی لاگت قدرے کم ہوتی ہے، جس کی وجہ سے انہیں بہتر درجہ بندی کے حامل قرض لینے والوں پر مشتمل قرضہ جزدان کو برقرار رکھنے کی مسابقتی برتری حاصل ہو جاتی ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ دباؤ کے منظر نامے میں مفروضہ دھچکوں کے مقابلے میں نظامیاتی لحاظ سے اہم بینکوں کے اچھی سرمایہ کاری کا حامل اور دھچکوں کے مقابلے میں پیکاری میں لگداری کا امکان ہے۔

(ب) درمیانے حجم کے بینک

پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک ایس صفر اور ایس ایک منظر ناموں میں درمیانے حجم کے بینکوں (مارکیٹ میں 17.5 فیصد حصہ رکھنے والے) کے انفیکشن کے تناسب میں اس کی موجودہ 9.5 فیصد سطح کی نسبت بالترتیب 501 بی پی ایس اور 999 بی پی ایس اضافہ ہوتا ہے (شکل 4.7)۔ اسی طرح، ایس صفر اور ایس ایک منظر نامے میں شرح کفایت سرمایہ اپنی موجودہ 17.9 فیصد سطح کے مقابلے میں بالترتیب 166 اور 276 بی پی ایس کم ہو جاتی ہے۔ لہذا، توقع ہے کہ درمیانے حجم کے بینک بھی دباؤ کے منظر نامے کے تحت شرح کفایت سرمایہ کے معیارات سے ہم آہنگ رہتے ہیں (شکل 4.8)۔

(ج) چھوٹے بینک

بینکاری شعبے کے اثاثوں میں 5.7 فیصد حصہ رکھنے والے چھوٹے بینک بھی ہیں لائن اور دباؤ کے منظر ناموں دونوں میں یکساں رہے ہیں۔ اپنی موجودہ 9.3 فیصد سطح کے مقابلے میں مدت کے اختتام تک قرضے پر نادرہنگی کی شرح ایس صفر منظر نامے میں 487 بی پی ایس بڑھتی ہے، جبکہ ایس ایک کے تحت اس میں 971 بی پی ایس اضافہ ہوتا ہے (شکل 4.9)۔

شدید سست رفتار کو برداشت کر سکتا ہے۔ حجم کے لحاظ سے بھی اس شعبے (چھوٹے، درمیانے اور بڑے) کے تمام زمرے دباؤ کے حالات کا سامنا کر سکتے ہیں۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ بڑے سائز والے بینک، جن کا استحکام معیشت اور مالی نظام کے لیے خصوصی افادیت کا حامل ہے، بلند سرمایہ جاتی بفرز رکھتے ہیں اور تین برسوں کی پیش گوئی کی مدت میں مفروضاتی دھچکوں کے اثر کو برداشت کر سکتے ہیں۔

پیش گوئی کی مدت کے دوران بینکوں کے دیگر دو زمرے بھی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے معیار پر پورا اترتے ہیں۔ مزید برآں، اگر تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو ملک کے بینکاری شعبے نے عمومی طور پر 2008ء میں بیرونی شعبے کے بحران، کوڈ 19 کی وبا اور 2022ء کے سیلاب جیسے شدید کساد بازاری کے حالات میں کافی معقول کارکردگی دکھائی ہے۔ یہ بات دباؤ کے منظر نامے (ایس ایک) سے بالکل واضح ہے، کیونکہ یہ شعبہ اچھی سرماییت کا حامل اور یکساں رہتا ہے۔

مختصر یہ کہ مشرق وسطیٰ اور مشرقی یورپ میں جاری جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی کے باعث مفروضہ عالمی اجناس کی مارکیٹوں اور کلی مالی حالات کی درست شدت، معیاد اور راستہ متعین کرنے کے بارے میں کافی بے یقینی پائی جاتی ہے۔ نتیجتاً، دباؤ کی جانچ کے نتائج بھی خاصی بے یقینی سے مشروط ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے مسلسل ابھرتی ہوئی صورت حال پر نظر رکھی ہوئی ہے اور مالی استحکام کا تحفظ کرنے کی خاطر ضروری اقدامات کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت کے لحاظ سے ایس صفر اور ایس ایک منظر ناموں میں چھوٹے بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ اپنی موجودہ 25.3 فیصد کی سطح سے 235 بی پی ایس اور 389 بی پی ایس کم ہو جاتی ہے (شکل 4.10)۔ تاہم، ایس صفر میں شرح کفایت سرمایہ مقامی نشانے کی نسبت 1,146 بی پی ایس بلند رہتی ہے، جبکہ ایس ایک کے تحت کم از کم تقاضے کے مقابلے میں 992 بی پی ایس زائد رہتی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ اس زمرے نے کفایت سرمایہ کی سطح میں خاصے اضافے کے ذریعے اپنی یکساں کو مضبوط بنایا ہے۔

بحیثیت مجموعی، ایس لائن منظر نامے کے تحت اگرچہ نادرہنگی کے تناسب بڑھتے ہیں، تاہم بینکاری کے شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کفایت سرمایہ کی حوصلہ افزا تصویر پیش کرتی ہے اور کفایت سرمایہ ملکی ضوابطی نشانے سے خاصی زائد رہتی ہے۔ مفروضاتی دباؤ کے منظر نامے کے تحت توقع ہے کہ بینکاری کا شعبہ اجناس کی عالمی منڈی پر دباؤ سمیت نقصان دہ عالمی اور ملکی معاشی حالات میں

باکس 4.1: ماحولیاتی خطرے کے منظر نامے کا تجزیہ*

تعارف

ماحولیاتی تبدیلی کا شمار ان کئی ساختی تبدیلیوں میں کیا جاتا ہے جو مالی نظام پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ مالی شعبے کے ضابطہ کاروں، بین الاقوامی تنظیموں اور مارکیٹ کے شرکانے اس مسئلے پر خاصی توجہ مبذول کی ہے، اور انہوں نے مالی شعبے اور اس کے استحکام پر ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ بینک دولت پاکستان نے اس مسئلے کی اہمیت اور حساسیت کا ادراک کرتے ہوئے ماحولیاتی تبدیلی کو اپنے وژن 2028ء کے اسٹریٹجک مقاصد میں بھی شامل کیا ہے۔¹²

¹² ایس بی پی وژن 2028ء اس لنک پر دستیاب ہے: <https://www.sbp.org.pk/SBPVision/Index.html>

شعبہ بینکاری کی چکداری

عالمی ماحولیاتی خطرے کے اشاریے کے مطابق ماحولیاتی تبدیلی کے خطرے کے لحاظ سے کمزور ممالک میں پاکستان 8 ویں نمبر پر ہے۔¹³ گزشتہ برسوں کے دوران ماحول سے متعلق تبدیلیوں کے باعث مادی خطرات نے پاکستان کی معیشت پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔¹⁴ ماحولیاتی تبدیلی صارفین کی قرضہ جاتی ساکھ پر اثر انداز ہو کر یا پھر ماحولیاتی تبدیلی کے مقابلے میں کمزور مالی اثاثوں کو تحویل میں رکھنے کے سبب بینکاری کے شعبے کو متاثر کر سکتی ہے۔ مالی شعبے پر براہ راست اثر انداز ہونے کے علاوہ ماحولیاتی تبدیلی معیشت کے بڑے حصے کو متاثر کر سکتی ہے، جس کے نتیجے میں بینکاری نظام پر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

مالی استحکام کو ماحولیاتی تبدیلی کے نتیجے میں لاحق خطرات کی درجہ بندی مادی اور عبوری خطرات کے طور پر کی جاتی ہے۔ **مادی خطرات** میں ماحولیات سے متعلق موسمی واقعات کی شدت اور فریکوئنسی میں اضافے کے نتیجے میں ممکنہ معاشی لاگتیں اور مالی نقصانات شامل ہوتے ہیں۔ جبکہ **عبوری خطرات** کم کاربن کی حامل معیشت سے مطابقت کے اقدامات پر مشتمل ہوتے ہیں، جن میں ماحولیاتی تبدیلی کا اثر زائل کرنے اور اس سے ہم آہنگی کے لیے پالیسیوں میں تبدیلیاں شامل ہیں۔

ماحولیاتی تبدیلی کے مقابلے میں پاکستان کی معاشی کمزوری کے پیش نظر بینکاری کے شعبے کو درپیش ماحولیات سے متعلق خطرات کا تجزیہ ضروری ہے۔ اسٹیٹ بینک مالی استحکام کے جائزے میں شائع ہونے والی اپنی دباؤ کی سالانہ جانچ میں طلب کے متغیرات کے ذریعے ماحولیات سے متعلق مادی خطرات کے اثرات کو شامل کرتا رہا ہے۔ ماحولیاتی خطرے کی جانچ پر پہلے پیش کیے گئے تجزیوں کی بنیاد پر یہ باکس پاکستان میں بینکاری کے شعبے کے استحکام کے لیے مادی اور عبوری خطرات کے منظر ناموں کے تجزیوں کے لیے وقف کیا گیا ہے۔

جدول 1.1: سیلاب سے غیر محفوظ شعبوں / اضلاع میں دسمبر 2023 تک بینکوں اور مائیکرو فنانس بینکوں کے قرضوں کا جزدان

سیریل نمبر	شعبہ	بینک	مائیکرو فنانس بینک	ملین روپے
1	زراعت، جنگل بانی اور مائی گیری	270,585	193,591	
2	کان کنی اور کوہ کنی	532	0	
3	غذائی مصنوعات کی مینوفیکچرنگ	215,704	906	
4	ٹیکسٹائل مینوفیکچرنگ	229,083	2,056	
5	ملبوسات کی مینوفیکچرنگ	3,725	206	
6	چمڑے اور اس کی مصنوعات کی مینوفیکچرنگ	5,868	36	
7	لکڑی اور لکڑی کی مصنوعات کی مینوفیکچرنگ	239	33	
8	کاغذ اور کاغذی مصنوعات کی مینوفیکچرنگ	747	2	
9	تعمیرات	18,718	1,841	
10	زمینی ٹرانسپورٹ اور ٹرانسپورٹ بذریعہ پائپ لائن	3,245	297	
11	رہائش	491	106	
12	ریٹیل اسٹیٹ کی سرگرمیاں	1,709	1	
13	صارفی قرضے	139,578	37,566	
مجموعی غیر محفوظ جزدان		890,226	236,641	
خام قرضے چوتھی سہ ماہی 2023 تک		13,100,595	407,790	
سیلاب سے غیر محفوظ جزدان (فیصد)		6.8	58.0	

ماخذ: بینک دولت پاکستان

* یہ خصوصی سیکشن عالمی بینک کی تکنیکی معاونت سے ”مالی شعبے کے استحکام اور بحران کی تیاری بڑھانے کے متعلق پروگرام“ کے تحت تحریر کیا گیا ہے۔ یہ تحقیق پر مبنی تجزیاتی نوٹ ہے جو اسٹاف کے تخمینوں پر مشتمل ہے، جو مختلف مفروضات اور حدود سے مشروط ہیں اور اسٹیٹ بینک کے خیالات کی عکاسی نہیں کرتے۔

¹³ جرمن وائچ کی جانب سے شائع کیے جانے والے **عالمی ماحولیاتی خطرے کا انڈیکس** ملاحظہ فرمائیے۔

¹⁴ **جرمن وائچ (2017ء)** نے ماحولیاتی تبدیلی سے پاکستان کو ہونے والے سالانہ اوسط نقصانات کا تخمینہ 13.8 ارب ڈالر لگایا ہے۔

مادی خطرہ

مادی خطرات میں ماحولیاتی تبدیلی کے باعث شدید موسمی واقعات کے سبب معاشی نقصانات کے ساتھ ساتھ ماحولیات میں طویل مدتی وسیع تبدیلیاں شامل ہیں۔ مادی خطرات کے محرکات کی مزید درجہ بندی شدید اور مستقل میں کی جاتی ہے۔ شدید محرکات میں سیلاب، آگ لگنا، اضافی رسوبیت، جان لیوا گرمی کی لہریں، آندھی اور طوفان شامل ہیں۔ مستقل خطرات ماحولیاتی تبدیلی کے باعث تدریجاً بگاڑ پر مشتمل ہوتے ہیں جیسے بلند درجہ حرارت کے توسیع شدہ ادوار کے نتیجے میں سمندر کی بڑھتی ہوئی سطح، اوسط درجہ حرارت میں اضافہ، سمندر کی تیزابیت اور آبی حیات کی معدومی وغیرہ۔

اقوام متحدہ کے دفتر برائے ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن (یو این آئی ایس ڈی آر) (2014ء) کے مطابق پاکستان میں قدرتی آفات کے باعث ہونے والے قدرتی نقصانات میں سیلاب کا حصہ 75 فیصد ہے۔¹⁵ 2010ء اور 2022ء کے سیلاب ان واقعات کے متعلق ملک کی کمزوری کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس تناظر میں اس مشق میں پیش کیے گئے مادی خطرے کے منظر نامے کے تجربے میں 2022ء کے سیلاب کی شدت کے مساوی سیلاب کے اعادے کی صورت میں بینکاری کے شعبے کو ہونے والے اضافی قرضہ جاتی نقصانات کا تخمینہ لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس مشق کے دائرہ کار کو بینکوں اور مائیکرو فنانس بینکوں کے قرض گاری جزدان تک توسیع دی گئی ہے۔

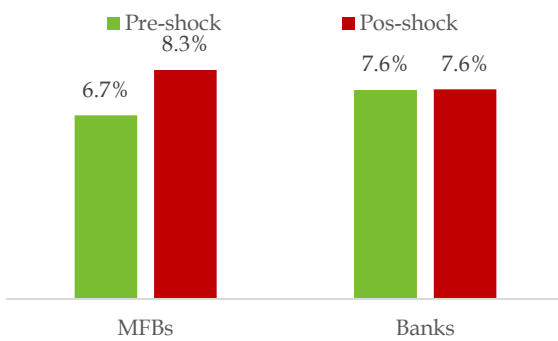
اس مشق کے لیے بینکوں اور مائیکرو فنانس بینکوں کے 31 دسمبر 2023ء تک کے جغرافیائی (ضلع وار) قرضوں کے ڈیٹا کو استعمال کیا گیا ہے۔ کمزور شعبوں¹⁶ کی نشاندہی کے لیے مختلف علاقوں میں ماحولیاتی دباؤ کی جانچ پڑتال کا جائزہ لیا گیا۔¹⁷ اس مشق میں صرف 2022ء کے سیلاب سے متاثرہ اضلاع کے شعبہ جاتی قرضوں کے جزدان پر دباؤ آتا ہے (جدول 4.1.1)۔

ضلع وار دیے جانے والے شعبہ جاتی قرضوں سے ایک نمایاں فرق سامنے آتا ہے: بینکوں کے خام قرضہ جزدان کا 890.2 ارب روپے یا صرف 6.8 فیصد متاثرہ اضلاع اور کمزور شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مائیکرو فنانس بینکوں کے خام قرضہ جزدان کا 236.6 ارب روپے یا 58 فیصد ان اضلاع اور شعبوں میں مرکوز ہے۔ شعبہ جاتی بنیادوں پر زراعت، جنگل بانی اور مانی گیری سب سے زیادہ کمزور شعبے رہے کیونکہ قرضوں کی تقسیم میں ان کا بڑا حصہ رہا، جس کے بعد ٹیکسٹائل مینوفیکچرنگ اور صارفی قرضوں کا نمبر آتا ہے۔

2022ء کی شدت کے سیلاب سے ملنے جلتے تباہ کن سیلاب کے ایک اور واقعے کے رونما ہونے کی صورت میں بینکوں اور مائیکرو فنانس بینکوں کی چلنداری جانچنے کے لیے دو مفروضاتی منظر نامے تیار کیے گئے ہیں۔ پہلے منظر نامے میں 2022ء کی تیسری سہ ماہی تا 2023ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران کی چار سہ ماہیوں میں غیر فعال قرضوں کی سیلاب کے بعد اصل شعبہ جاتی نمو کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اس میں مرکزی بینک اور حکومت کی جانب سے فراہم کیے گئے ضوابطی ریلیف کے اثرات کو شامل کیا گیا ہے۔ ایک اور منظر نامے میں ریلیف کی عدم موجودگی میں بینکوں کے قرضہ جاتی نقصانات کو جانچا گیا ہے۔ ایک سال کے دوران

اداروں کے قرضہ جاتی جزدان میں بگاڑ سے سیلاب کے باعث معاشی نقصانات کے سبب قرض گیروں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت میں بگاڑ کا پتہ لگانے میں مدد ملتی ہے۔

شکل 4.1.1: دھچکے سے قبل اور بعد میں انکیشن کے تناسبات (ضوابطی ریلیف کی موجودگی)



Source: SBP Staff Estimates

منظر نامہ ایک: ضوابطی ریلیف کی موجودگی: اس منظر نامے میں 2022ء کے سیلاب کے بعد متاثرہ اضلاع کے کمزور قرضہ جزدان کو دباؤ میں دکھایا گیا ہے، جو ایک سال کے دوران قرضوں کی نابہدگی میں اصل نمو کے مساوی ہے۔ اس منظر نامے میں دباؤ قدرے کم ہے کیونکہ بینکوں نے اسٹیٹ بینک کی ہدایات کے مطابق سیلاب کے اثرات کم کرنے کے لیے قرضوں کے ایک بڑے حصے کو ری شیڈول یاری اسٹرکچر کیا۔ سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں قرضوں کے ارتکاز کی بلند سطح اور قرض گیروں کے قدرے کم حیثیت ہونے کی وجہ سے سیلاب کے مقابلے میں مائیکرو فنانس بینک زیادہ کمزور ہیں، کیونکہ دھچکے کے بعد ان کے غیر فعال قرضے بڑھ کر 8.3 فیصد تک پہنچ جاتے ہیں۔ سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں کمرشل بینکوں کی جانب سے دیے گئے قرضوں کے بڑے حجم کے باوجود ان کے نقصانات قدرے محدود ہیں کیونکہ ان کے قرض گیروں کی بڑی تعداد خالص بلند ساکھ کے حامل افراد اور کارپوریٹ اداروں پر مشتمل ہے (شکل 4.1.1)۔

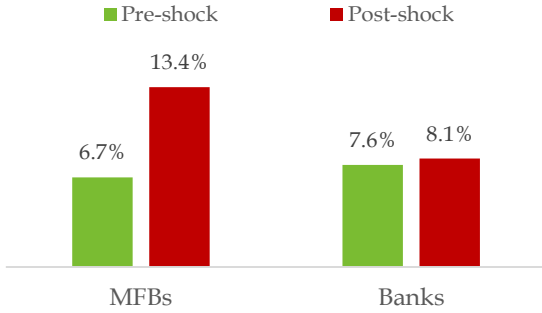
¹⁵ دیکھیے یو این آئی ایس ڈی آر (2014ء)، Prevention Web: Basic country statistics and indicators۔

¹⁶ یہ شعبہ جات قرضوں کی آئی ایس آئی سی 4 درجہ بندی پر مبنی ہیں۔

¹⁷ حوالے کے لیے ای سی بی اور بینک آف کینیڈا کی جانب سے کی گئی ماحولیاتی دباؤ کی جانچ ملاحظہ فرمائیے۔

شعبہ بینکاری کی پچکاری

شکل 4.1.2: دھچکے سے قبل اور بعد میں انکیشن کے تناسب (ضوابطی ریلیف کی عدم موجودگی)



Source: SBP Staff Estimates

منظر نامہ 2: ضوابطی ریلیف کی عدم موجودگی: اس منظر نامے کو بھی پچھلے منظر نامے جیسے مفروضات پر تشکیل دیا گیا ہے؛ تاہم 2022ء کی تیسری سہ ماہی تا 2023ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اداروں کی جانب سے ری اسٹرکچرڈ / ری شیڈولڈ قرضوں اور قلمزد کیے جانے والے قرضوں کے اثرات کو دوبارہ شامل کیا گیا ہے۔¹⁸ اس منظر نامے کے تحت مائیکرو فنانس بینکوں کے اثاثہ جاتی معیار میں خاصا بگاڑ ہوتا ہے کیونکہ ان کے غیر فعال قرضوں کا تناسب دگنا ہو کر 13.4 فیصد پر آ جاتا ہے۔ جدولی بینکوں کے انکیشن کا تناسب صرف 50 بیس پوائنٹس کے اضافے سے 8.1 فیصد تک پہنچ جاتا ہے، جو اس سے قطع نظر بینکوں کے قرضہ جزدان کے بڑے حجم کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک خاصی بڑی رقم ہے (شکل 4.1.2)۔

بحیثیت مجموعی، سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں قرضوں کے قدرے بلند ارتکاز کے باعث جدولی بینکوں کے مقابلے میں مائیکرو فنانس بینکوں کا شعبہ ماحولیات سے متعلق مادی خطرات کے مقابلے میں زیادہ کمزور ہے۔ تاہم، ان کے قرضوں کے جزدان کے قدرے چھوٹے حجم کی وجہ سے مالی شعبے کے لیے نظامیاتی خطرات کے امکانات کم ہیں۔

عبوری خطرہ

عبوری خطرات میں پست کاربن معیشت پر منتقلی کے نتیجے میں ممکنہ تعطل اور معاشی دھچکے شامل ہیں۔ عبوری خطرے کے محرکات میں ماحولیاتی پالیسیاں، ٹیکنالوجی اور صارفی / سرمایہ کار کے احساسات شامل ہوتے ہیں۔ ان محرکات میں تبدیلیاں معیشت کے مختلف شعبوں، خصوصاً مالی شعبے پر منفی اثر ڈال سکتی ہیں، اگر یہ تبدیلیاں بے ترتیب ہوں اور ان کی پیشگی منصوبہ بندی نہ کی گئی ہو۔

جدول 4.1.2: کاربن ٹیکس کے رد عمل میں شعبہ جاتی امکاناتی نادمہنگی کا ارتقاء

شعبہ	کاربن کی شدت	بغیر ٹیکس	ٹیکس شرح (امریکی ڈالر)						
			50	30	25	20	10		
(فی ملین امریکی ڈالر فروخت)			نادہندگی کے امکانات (فیصد)						
ایندھن اور توانائی	2,036	14.6	14.8	15.0	15.5	15.8	16.1	17.6	
سیمنٹ	888	1.9	1.9	2.0	2.0	2.1	2.1	2.2	
کیمیکیل	888	2.5	2.6	2.7	2.9	2.9	3.0	3.4	
ٹیکسٹائل	501	19.7	19.7	19.8	19.9	20.0	20.1	20.3	
تمام		13.8	13.8	13.9	14.0	14.1	14.2	14.5	
متوقع قرضہ جاتی نقصان* (ارب روپے)		136	139	142	149	153	157	175	
خام غیر فعال قرضوں کا تناسب		7.6	7.6	7.6	7.6	7.7	7.7	7.8	7.9

* متوقع قرضہ جاتی نقصان = ایس بی ڈی x امکاناتی نادمہنگی x ای اے ڈی

ماخذ ایس ایف ڈی گلوبل (شدتیں) اور اسٹیٹ بینک اسٹاف کے تخمینے

کاربن ٹیکس کا نفاذ ماحولیاتی خطرے کو زائل کرنے کی ایک اہم پالیسی ہے جو ان کے کاؤنٹر پارٹی انکشافات کے ذریعے بینکوں کے خطرہ قرض کو متاثر کر سکتا ہے۔ متعدد مرکزی بینکوں، ضوابطی حکام اور آئی ایم ایف نے مالی شعبے پر ماحولیات سے متعلق عبوری خطرات کے اثر کا جائزہ لینے کے لیے کاربن ٹیکس لگانے کے منظر ناموں کو استعمال کیا ہے۔¹⁹

¹⁸ صرف 2023ء کی پہلی اور دوسری سہ ماہی کی قلمزد کی گئی رقم کو شامل کیا گیا ہے، جبکہ دھچکے میں چاروں سہ ماہیوں کی ری اسٹرکچرڈ / ری شیڈولڈ رقم کو شامل کیا گیا ہے۔

¹⁹ ای سی بی اور بینک آف کینیڈا کے ماحولیاتی دباؤ کی جانچ، آئی ایم ایف کے ایف ایس اے پی برائے [ناروے](#) اور [چلی](#)، اور [کولمبیا](#) اور [جاپان](#) کے عبوری خطرے کے دباؤ کی جانچ ملاحظہ فرمائیے۔

مالی استحکام کا جائزہ، 2023ء

عبوری خطرے کے منظر نامے کے لیے پاکستان اسٹاک ایکس چینج (پی ایس ایکس) کی فہرست شدہ فرموں کی امکاناتی نابدہنگی اور انٹر سٹ ریٹ کوریج کے تناسبات پر کاربن ٹیکس کے اثر کا جائزہ لیا گیا ہے۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے فی ٹن اخراج (tCO₂) پر 5 امریکی ڈالر کاربن ٹیکس کے فلور کے نفاذ کے کارپوریٹ اداروں کی امکاناتی نابدہنگی اور انٹر سٹ ریٹ کوریج کے تناسبات میں 50 ڈالر / tCO₂ تک تبدیلیاں تجویز کی گئی ہیں۔

امکاناتی نابدہنگی

کارپوریٹ کا شعبہ پاکستان میں بینکوں کے قرضوں کا ایک بڑا استعمال کنندہ ہے۔²¹ اس منظر نامے میں پاکستان اسٹاک ایکس چینج پر فہرست شدہ فرموں کی مالی صحت پر کاربن ٹیکس کے نفاذ کے اثرات کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ بینکاری کے شعبے کو درپیش عبوری خطرے کو معلوم کرنے کے لیے کاربن ٹیکس کے نفاذ کے بعد فرموں کی امکاناتی نابدہنگی کے ارتقا کا جائزہ لیا گیا ہے۔ امکاناتی نابدہنگیوں کا تخمینہ لگانے کے لیے ورک ہارس ماڈل ایبلٹ مان زیڈ اسکور پر مبنی ہے، جسے معاشی عوامل کے ذریعے مزید تقویت دی گئی ہے۔

تاہم، پاکستانی فرموں کے لیے عددی سروں کا دوبارہ تخمینہ Logit ماڈل کے ذریعے لگایا گیا ہے۔

$$\Pr(y_i = 1) = \Lambda(X_i\beta)$$

$$X = [\frac{WC}{TA}; \frac{Sales}{TA}; \frac{RetEarn}{TA}; \frac{Eqty}{TA}; \frac{EBIT}{TA}; GDP_Growth; Int. Rate]$$

2013ء تا 2022ء کی مدت کے لیے 275 غیر مالی فرموں کے ڈیٹا کو استعمال کرتے ہوئے ماڈل کے تحت دھچکے سے پہلے نابدہنگیوں کے امکانات کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ ہم نے اسٹیٹ بینک کی کریڈٹ رجسٹری سے فرموں کے مخصوص ڈیٹا کو استعمال کرتے ہوئے ڈیٹا لٹ (yi=1) کو پرکسی بنایا گیا ہے، جس میں ایک فرم کی نابدہنگی فرض کی گئی ہے، اگر اس کے قرضہ جاتی واجبات 90 دن اور اس سے زائد (OD ≥ 90) تک واجب الادا رہیں۔

دھچکے کے بعد کے تجربے میں متعلقہ متغیرات کو کاربن ٹیکس کی رقم سے ہم آہنگ کیا جاتا ہے۔ ٹیکس کو فرموں کی فروخت کی سطح اور ان کی کاربن کی شدت کی بنیاد پر اخذ کیا جاتا ہے۔ خصوصاً،

$$\text{اخراج} = [\text{فروخت} \div \text{ابتدائی حد}] \times \text{شدت}$$

جس میں، 'ابتدائی حد' امریکی ڈالر کے مقابلے میں 282 روپے کی شرح مبادلہ فرض کرتے ہوئے ایک ملین امریکی ڈالر کے مساوی پاکستانی روپے میں رقم (282 ملین روپے) ہے۔ شعبوں کے لیے کاربن کی 'شدتوں' کو عالمی صنعتوں کی جانب سے گرین ہاؤس گیس کے اخراج پر اسٹینڈرڈ اینڈ پورڈیٹا کو استعمال کرتے ہوئے پرکسی بنایا گیا ہے۔²² زیر جائزہ شعبوں کی شدتوں کو جدول 4.1.2 میں دیا گیا ہے۔

آخر میں کاربن ٹیکس دیا گیا ہے:

$$\text{کاربن ٹیکس} = \text{اخراج} \times \text{ٹیکس شرح}$$

ٹیکس کی شرح 5 امریکی ڈالر / tCO₂ 50 امریکی ڈالر / tCO₂ (پاکستانی روپے کے مساوی) تک ہے۔ آئی ایم ایف کم آمدنی کے حامل ابھرتے ہوئے ممالک کے لیے 25 امریکی ڈالر / tCO₂ کی ابتدائی حد مقرر کرتا ہے۔²³ عالمی بینک کے کاربن پرائسنگ کے ڈیش بورڈ کے مطابق بھی 30 علاقوں پر ایک امریکی ڈالر / tCO₂ (یوکرین) 156 امریکی ڈالر / tCO₂ 156 امریکی ڈالر / tCO₂ (یورو گونے) کے کاربن ٹیکس عائد کیے گئے ہیں، جس میں ٹیکسوں کی اوسط شرح 36 ڈالر / tCO₂ بنتی ہے۔²⁴ لہذا، اسٹڈی میں استعمال ہونے والی حد خاصی معقول سطح پر ہے۔

²⁰ (i) پاکستانی روپیہ اور امریکی ڈالر کے مساوات کی شرح دسمبر 2023ء کے مبینے کی اوسط شرح ہے۔

²¹ دسمبر 2023ء تک مجموعی قرضوں میں کارپوریٹ شعبے کو دیے گئے قرضوں کا حصہ 74.5 فیصد بنتا ہے۔

²² دیکھیے ایس اینڈ پی (2021ء)، ”عبوری خطرہ: عالمی صنعتوں کی جانب سے گرین ہاؤس گیس کا تاریخی اخراج“، برائے شعبہ جاتی اخراج کی شدت۔

²³ پیری، آئی، بلیک، ایس، اینڈ روف، جے (2021ء)۔ بڑے اخراج کنندگان میں انٹرنیشنل کاربن کی قیمت کی حد کے متعلق تجویز۔ اسٹاف ماحولیاتی نوٹ نمبر 01 برائے 2021ء، انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ۔

²⁴ عالمی بینک (2023ء): کاربن پرائسنگ ڈیش بورڈ کی کیفیت اور رجحانات۔

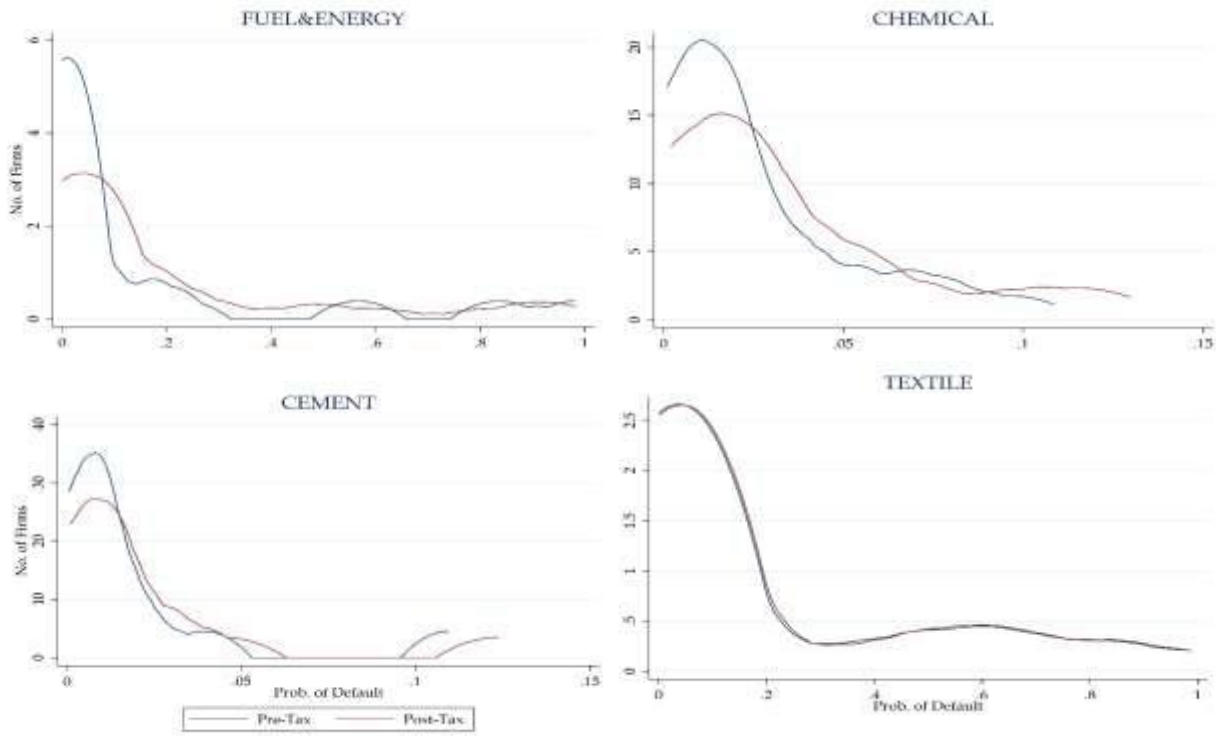
شعبہ بینکاری کی چکداری

لاگٹ (Logit) کے تخمینوں میں دھچکے سے قبل کارپوریٹ کی اوسط پی ڈی ²⁵ سطح کو 13.8 فیصد پر رکھا گیا ہے، جو 50 ڈالر / tCO₂e کاربن ٹیکس کے نفاذ کے معاملے میں 78 بی بی ایس بڑھ کر 14.5 فیصد پر پہنچ جاتی ہے (جدول 4.1.2)۔

ٹیکس کی اس بلند سطح پر پی ڈی میں معمولی اضافہ پاکستان کے کارپوریٹ شعبے کی چکداری ظاہر کرتا ہے۔ ایندھن و توانائی اور کیمیکلز جیسے اہم شعبے اپنے اخراج کی بلند سطح کے پیش نظر کاربن ٹیکس کے معاملے میں زیادہ ضرر پذیر ہیں، کیونکہ ان کے پی ڈی میں دھچکے سے پہلے کی 14.6 فیصد اور 2.5 فیصد سطح کے مقابلے میں بالترتیب 300 بی بی ایس اور 90 بی بی ایس کا اضافہ ہوتا ہے۔ کارپوریٹ قرض گاری میں سب سے بڑے حصے اور دھچکے سے قبل قدرے بلند پی ڈی (پی ڈی کی تقسیم میں شامل کچھ فرموں کی تعداد کے باعث) کا حامل ہونے کے سبب ٹیکسٹائل کا شعبہ کاربن ٹیکس کے نفاذ کے رد عمل میں چکدار رہتا ہے، جس سے دو حقائق کی عکاسی ہوتی ہے۔ پہلا، فرموں کی مضبوط مالی صحت (کیونکہ نادہندگی کے امکانات کے حجم کا ارتکاز 30 فیصد سے کم ہے)، اور دوسرا کاربن کی فرض کی گئی کم شدت۔

شعبہ جاتی نادہندگی کے امکانات (پی ڈیز) کی تقسیم سے پتہ چلتا ہے کہ محفوظ (< 0) سے نادہندگی (> 0.5) کا رخ کم از کم فرمیں کرتی ہیں۔ ایندھن و توانائی، کیمیکل اور سیمنٹ کے شعبوں کے لیے بعد از ٹیکس تقسیم سے دائیں جانب حرکت کی عکاسی ہوتی ہے یعنی نادہندگی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، تاہم ان شعبوں کی کسی بھی فرم کی نادہندگی کے زون کی جانب منتقلی نہیں دیکھی گئی (شکل 4.1.3)۔

شکل 4.1.3: ممکنہ شعبہ جاتی نادہندگی کی تقسیم



Density distributions correspond to a US\$ 50 tax
Source: SBP Staff Calculations

²⁵ یہ اسٹاف کے ماڈل پر مبنی تخمینے ہیں اور انہیں اسٹیٹ بینک کی باضابطہ رائے قرار نہیں دیا جاسکتا۔

اس مشق کے نتائج اس بات کا ثبوت ہیں کہ کاربن ٹیکس بلند اخراج کی شدت کے حامل شعبوں کی فرموں کے نادہندگی کے امکانات کو متاثر کر سکتا ہے؛ تاہم نادہندگی کے امکانات کی شدت قدرے محدود رہتی ہے اور ممکنہ طور پر بینکاری نظام کی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ اس بات کی پیکائش اس حقیقت سے کی جاسکتی ہے کہ کاربن ٹیکس (50 ڈالر) کے باعث خطرہ قرض کے نتیجے میں اضافی متوقع قرضہ جاتی نقصانات²⁶ صرف 39 ارب روپے تک رہتے ہیں۔ نتیجتاً، زیادہ سے زیادہ ٹیکس کی سطح پر الفیکشن کا تناسب اپنی موجودہ سطح 7.6 فیصد سے بڑھ کر 7.9 فیصد تک پہنچ جاتا ہے۔

البتہ پی ڈی ماڈل کا دار و مدار متعدد عوامل پر ہوتا ہے جن میں سے کچھ اتنے مضبوط ہیں کہ کارپوریٹ اداروں کے نادہندگی کے امکانات پر کاربن ٹیکس کے مجموعی اثرات کو کم کر سکتے ہیں۔ نتیجتاً، نادہندگی کے زون میں فرموں کی بڑی تعداد کی منتقلی دیکھنے میں نہیں آتی ہے۔

انٹر سٹ کوریج کا تناسب:

غیر مالی کارپوریٹ اداروں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت، بینکاری شعبے کے خطرہ قرض میں اضافے کا ایک ممکنہ ذریعہ، پر عبوری خطرے کے اثرات کو الگ کرنے کے لیے کاربن ٹیکس کے نفاذ کے جواب میں غیر مالی فرموں کی شرح سود کوریج کے تناسب میں تبدیلیوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

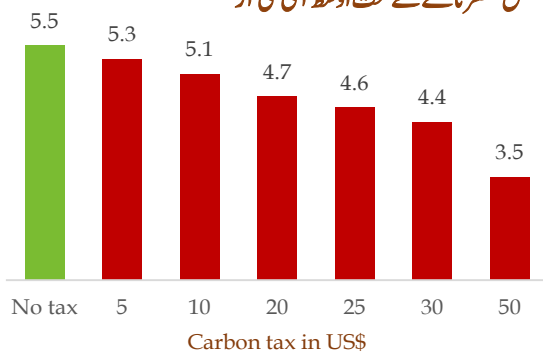
شرح سود کی کوریج کے تناسب کی وضاحت سودی ادائیگیوں کا احاطہ کرنے کے لیے کسی فرم کی سود اور ٹیکسوں سے قبل کی آمدنی کی وسعت (گنا/کثیر تعداد میں) کے طور پر کی جاتی ہے۔ $50/tCO_2e$ تک کاربن ٹیکس کی سطح کے لیے پاکستان اسٹاک ایکس چینج پر فہرست شدہ فرموں کی کوریج کے تناسب میں تبدیلیاں معلوم کرنے کے لیے بیلنس شیٹ اور اخراج کی سطح کے ڈیٹا کو استعمال کیا جاتا ہے۔

تجزیے کے تخمینوں میں فرض کیا جاتا ہے کہ فرمیں اس کاربن ٹیکس کو مکمل طور پر جذب کر لیتی ہیں جو ان کے اخراج پر عائد کیا جاتا ہے۔ تاہم، عملی طور پر خام مال کی قیمتیں، مقدار، پیداواری طریقے اور خام مال تمام چیزیں تبدیلی سے ہم آہنگ ہوں گی۔ ایسے محرکات کی مائلنگ کرنا بہت پیچیدہ عمل اور اس مشق کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ لہذا، ان نتائج کی تشریح کاربن ٹیکس کے نفاذ کے بعد فرموں پر مالی اثر کی بالائی حد کے طور پر کی جاسکتی ہے۔

فہرست شدہ فرموں کی اوسط آئی سی آر قبل از ٹیکس $5.5X$ (شکل 4.1.4) کی اطمینان بخش سطح پر ہے۔ آئی ایم ایف کی تجویز کردہ حد (2021ء) کے مطابق 25 ڈالر / tCO_2e کاربن ٹیکس کے باعث اوسط آئی سی آر گر کر $4.6X$ پر آ جاتا ہے، جبکہ 50 ڈالر / tCO_2e کاربن ٹیکس عائد ہونے کی صورت میں یہ مزید کم ہو کر $3.5X$ ہو جاتا ہے۔

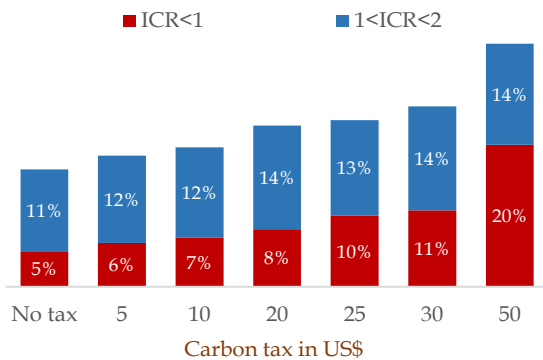
کاربن ٹیکس کے ساتھ شرح سود کی کوریج کے تناسب (آئی سی آر) کے اوسط نمبر زاطمینان بخش ہیں؛ تاہم کچھ ایسی فرمیں بھی ہیں، جن کی مالی پوزیشن کمزور ہے۔ دیکھنے سے قبل ایسی فرموں کا حصہ جن کے لیے ای بی آئی ٹی سودی ادائیگیوں ($ICR < 1X$) کا احاطہ نہیں کرتی، یعنی خطرے میں قرضہ، وہ 5 فیصد اور جبکہ مزید 11 فیصد فرموں کا آئی سی آر $1X$ اور $2X$ کے درمیان ہے۔

شکل 4.1.4: پی ایس ایکس پر فہرست شدہ فرموں کے لیے کاربن ٹیکس منظر نامے کے تحت اوسط آئی سی آر



Source: SBP Staff Estimates

شکل 4.1.5: خطرے کی حامل قرض لینے والی فرموں کا حصہ



Source: SBP Staff Estimates

²⁶ متوقع خطرہ قرض: $ECL = LGD \times PD \times EAD$ ۔ غیر فعال قرضوں کی تمویں کی کوریج کے تناسب کو نقصان کے سبب نادہندگی (ایل جی ڈی)، پی ڈی ماڈل پر مبنی تخمینے ہوتے ہیں اور نادہندگی پر انکشاف (ای اے ڈی) فرموں کے واجب الادا فعال قرضوں کی مقدار ہے۔

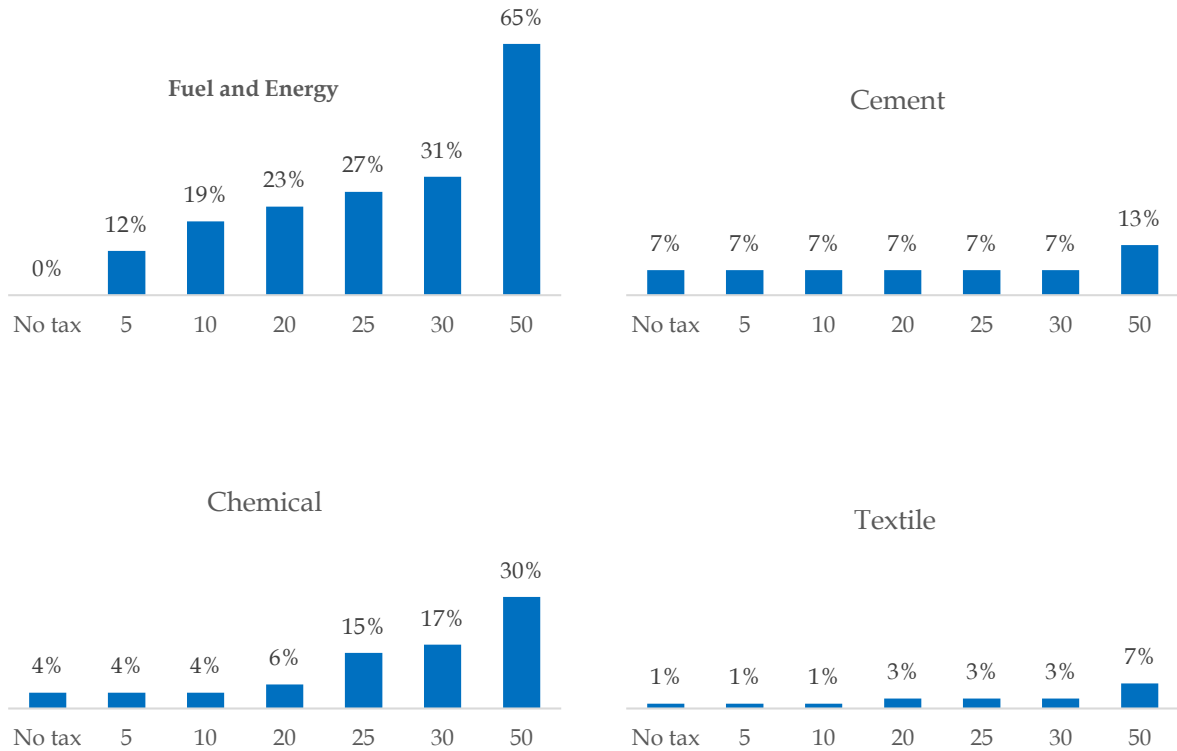
شعبہ بینکاری کی چکداری

کاربن ٹیکس کے نفاذ کے ساتھ ہی قرضہ جاتی خطرے سے دوچار فرموں کی تعداد میں خاصا اضافہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً، 25 ڈالر / tCO₂e پر 1X سے نیچے آئی سی آر رکھنے والی فرموں کا حصہ دگنا ہو کر 10 فیصد تک پہنچ جاتا ہے، جبکہ فی ٹن 50 ڈالر کاربن ٹیکس کے نفاذ سے یہ حصہ بڑھ کر 20 فیصد تک پہنچ جاتا ہے (شکل 4.1.5)۔ 50 امریکی ڈالر ٹیکس کی صورت میں قرضہ جاتی خطرے میں خاصے اضافے کے باعث بینکوں کے خطرہ قرض میں اضافہ ہو جائے گا۔ خصوصاً، آئی ایف آر ایس 9 کے نفاذ کے ساتھ بینکوں کے تبدیلی سے ہم آہنگ قرضہ جاتی نقصانات بڑھ سکتے ہیں۔

شعبہ جاتی سطح پر ایندھن و توانائی کے بعد کیمیکل اور سیمنٹ ایسے شعبے ہیں جن پر کاربن ٹیکس کا نفاذ کافی منفی اثر ڈال سکتا ہے۔ ان شعبوں میں اخراج کی بلند سطح کے پیش نظر یہ متوقع ہے، اور اس سے ان شعبوں کی تبدیلی کے خطرے کے مقابلے میں وسیع تر کمزوری کا بھی پتہ چلتا ہے۔ 25 ڈالر / tCO₂e ٹیکس کی شرح، جس کی تجویز آئی ایم ایف (2021ء) نے کاربن کے اخراج کو 2 ڈگری سینٹی گریڈ کم کرنے کے لیے دی تھی، کے نتیجے میں ایندھن اور توانائی کے شعبوں میں کام کرنے والی 27 فیصد فرموں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، یعنی ICR < 1۔ دیگر شعبوں میں قرضہ جاتی خطرے سے دوچار فرموں کے تناسب کا تخمینہ کیمیکل شعبے کے لیے 15 فیصد اور ٹیکسٹائل کے لیے 3 فیصد تک لگایا گیا ہے (شکل 4.1.6)۔

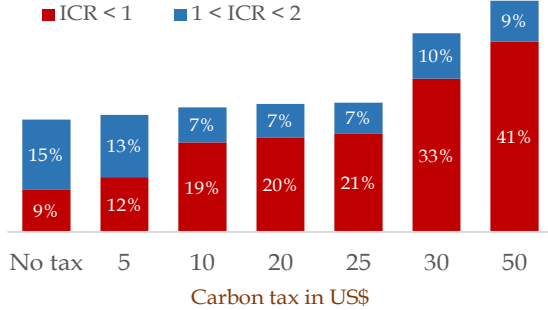
شکل 4.1.6: خطرے کی حامل قرض لینے والی فرموں کا شعبہ جاتی حصہ

In percent, ICR < 1, Carbon tax in US\$



Source: SBP Staff Estimates

شکل 4.1.7: پی ایس ایکس میں فہرست شدہ خطرے کے حامل شعبہ بینکاری



Source: SBP Staff Estimates

تبدیلی کے خطرے کے مقابلے میں بینکوں کا اکتشاف کارپوریٹ اداروں کو دیے گئے قرضوں سے بالواسطہ طور پر منسلک ہوتا ہے، اور انہیں کاربن ٹیکس کے نفاذ کے رد عمل میں قرض واپس کرنے کی صلاحیت میں کمی کا سامنا ہو سکتا ہے۔ دھچکے سے قبل پاکستان اسٹاک ایکس چینج (پی ایس ایکس) میں فہرست شدہ فرموں پر بینکاری شعبے کا 9 فیصد اکتشاف خطرے میں ہے (ICR < 1X)۔ 25 امریکی ڈالر / tCO₂e کے کاربن ٹیکس کے نتیجے میں بینکاری شعبے کے قرضہ جاتی جزدان کے 21 فیصد کو خطرے سے دوچار کر دیتا ہے، اور 50 امریکی ڈالر / tCO₂e کے کاربن ٹیکس کی صورت میں مزید بڑھ کر 41 فیصد تک پہنچ جاتا ہے (شکل 4.1.7)۔ اس لیے خالص صفر ہدف کو حاصل کرنے کے لیے اس ضمن میں بنائی جانے والی حکمت عملی پر انحصار کرتے ہوئے کم کاربن ٹیکس کے بڑھنے کی بتدریج سطح کے نتیجے میں تبدیلی کے خطرات میں کمی ہوگی جبکہ ٹیکسوں کی بلند سطح کے سبب قرض لینے کے معاملے میں زیادہ جارحانہ رویہ بینکاری شعبے کے خطرہ قرض میں اضافہ کر سکتا ہے۔